

اللَّهُمَّ صَرِّحْ الْمُحْدُودَ سَفِينَةَ الْجَاهَةِ (صَدِيقُ الْبَوَّبِ)



# پیغمبر اکرم علیہ السلام 1445ھجری

صریح تحریک نفاذ فقہ جعفریہ  
علامہ حسین مقدمی دام عزہ  
آغا سید محمد بن

جاری کردہ: مرکزی محمدی عزاداری سیل تحریک نفاذ فقہ جعفریہ ہیڈ کوارٹر مکتب تسبیح علی مسجد راولپنڈی  
Ph: 0514410180, 4844112 web: [www.tnfj.org.pk](http://www.tnfj.org.pk) email: [markaz.tnfj@gmail.com](mailto:markaz.tnfj@gmail.com)

## بسمہ تعالیٰ

اس خدا کی ذات وحدہ لا شریک کی بے انتہا حمد و ثناء جس نے انسان کو حسن تقویم کی منزل پر خلق کیا اور انبیاء و مسلین علیہم السلام و آئمہ ہدیٰ کو رشد و ہدایت کیلئے منصب رسالت و نبوت، امامت و ولایت کیلئے منتخب کیا اور مقصد خلقت کو زنیت بخشی۔ معاشرے میں آباد تمام طبقات کو ان کے حقوق کی برابری کی سطح پر ادا یگی یقینی بنانے کا آبرو مندانہ نظام راجح فرمایا۔

رسول اکرمؐ کی وفات کے نصف صدی بعد جب تخت حکومت پر یزید قابض ہوا تو چراغِ اسلام باد مخالف کے جھونکوں سے جھلما نے لگا۔ قabil کا ظلم، فرعون کی رعونت، نمرود کی سرکشی اور ابو جہل کی متکبرانہ سوچ یکجا ہو کر یزید کے کردار میں سامنے آ کئی۔ دمشق کے منبر سے یزید نے یہ صدابند کر دی کہ خاندان بنوہاشم نے محض (نعواز باللہ) حکومت کیلئے ڈھونگ رچایا، نہ کوئی فرشتہ آیا، نہ وہی نازل ہوئی۔ جب یزید نے سراٹھیا تو اسے منہ توڑ جواب دینے کیلئے دوش رسولؐ کے شہسوار، بتولؐ کے لخت جکڑ، علیؐ کے نور نظر اپنے اسلاف کے وارث و امین بن کر ہابیل کی مظلومیت، موسیؑ کی عزمیت، ابراہیمؐ کی استقامت، ہادیؑ اعظم اپنے نانا رسولؐ کی سیرت اور بابا علیؐ کی جیتی جاتی صورت بن کر سامنے آ گیا۔ انسانیت ازل سے نیکی و بدی کے معروکوں سے آشنا رہی ہے۔ یزیدیت کی آمرانہ وجابرانہ حکومت کے مقابلے میں نواسہ رسولؐ حضرت امام حسینؑ کی لازوال قربانی نے جہاں اسلام کے حقیقی تصور حاکمیت کو نہ صرف ابا گر کیا بلکہ ہر دور کے انسانوں کو ان کے حقوق کے حصول اور انکے تحفظ کا سلیقہ بھی مرحمت فرمایا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام امت مسلمہ ہی نہیں بلکہ پوری انسانیت کے نجات دہنده ہیں اور معركہ کر بلا ایک ایسی حقیقت ہے جس سے انکار حمال ہے۔ نور نظر مصطفیؐ، دلبند مرتضیؐ، فرزند زہراؐ کا اسم مبارک آتے ہی معركہ کر بلا اپنی تمام تر خصوصیات کے ساتھ صفحہ ذہن پر نمایاں ہو جاتا ہے اور حق و باطل، خیر و شر، مظلوم و ظالم، صابر و جابر، محبت و نفرت کے عنوانات کا سلسلہ ہمیں ابوالبشر حضرت آدم و شیطان کے مقابلے تک پہنچاتا ہے اور اسکے بعد ہونیوالی حق و باطل کی معركہ کے طویل سلسلے کو نمایاں کرتا ہے۔ رسول اکرمؐ کا فرمان ذیثان ہے کہ ان الحسین مصباح الهدی و سفیته النجاة پیش حسینؑ چراغ ہدایت اور نجات کی کشتی ہیں۔ اس حدیث کے مطابق مقصد شہادت امام حسین علیہ السلام کو آسانی کیسا تھا سمجھا جا سکتا ہے پھر آپؐ کا فرمان ذیثان الحسینؑ منی و انا من الحسینؑ حسینؑ مجھ سے ہے اور میں حسینؑ سے ہوں اس پر گواہ ہے۔ حضور اکرمؐ کا فریضہ ہدایت اس بات کا متقاضی تھا کہ آپ امت کی ہدایت و تربیت کیسا تھا ساتھ ان حالات و واقعات کی

طرف بھی امت کو متوجہ فرماتے رہے جو گمراہی و ضلالت کا سبب بن سکتے ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے اپنے بعد واقع ہونیوالے فتنوں کا تذکرہ فرمایا حتیٰ کہ ان کا نام و نسب تک پیان فرمایا، یہ بھی واضح فرمایا کہ شجرہ طیبہ والے کون ہیں اور شجرہ خبیثہ والے کون ہیں؟ دین بچانے والے کون ہونگے؟ اور دین بر باد کرنیوالے کون ہونگے؟ فرمایا میرے اہل بیتؑ کی مثال کشی نوح جیسی ہے جو اس میں سوراہ ہو گیا وہ کامیاب و کامران ہو گیا اور جو رہ گیا وہ ناکام و نامراد۔

مقصد بعثت رسالت معروفات کا امر کرنا اور منکرات سے روکنا ہے۔ طیبات کو حلال کرنا اور خبائث کو حرام قرار دینا۔ 61 ہجری میں یزید نے جب قرآن پر حملہ کیا، وحی الہی کا انکار کیا اور بنو ہاشم اور رسول خدا کی رسالت کا استہزا کیا یہاں تک کہا کہ بنو ہاشم نے اقتدار کی خاطر ایک کھیل کھیلانے کوئی وحی آئی تھی، نہ کوئی فرشتہ نازل ہوا تھا۔

اس پر سارے عرب اور سارے مسلمان خاموش تھے وہ حسینؑ جن کو رسول عظیم نے میت رسول کہا۔ حسین منی و انا من الحسینؑ، انہوں نے یزید کی اس فتح حرکت پر یزید کے خلاف قیام اور تحریک کر بلکہ آغا کیا اور جب مدینہ سے عراق کی طرف روانہ ہونا چاہتے تھے تو حضرت محمد حفیہ کے نام لکھے جانیوالے وصیت نامہ میں اپنے قیام کے اہداف کو واضح فرمایا۔ انما خرجت لطلب اصلاح فی امت جدی و ارید ان امر بالمعروف و نهی عن المنکر میں اپنے جد (محمدؐ) کی امت کی اصلاح کیلئے خروج کر رہا ہوں اور میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا چاہتا ہوں۔ نواسہ رسولؐ کا یہ منشور رسول اکرمؐ کے سلسلہ ہدایت کا تسلسل اور واقعہ کر بلکہ اس کی اسی ہے۔ حضرت امام حسینؑ ابن علیؑ نے برس منبر ہونیوالے وحی والہام کے انکار، برائیوں، ظلم و جبر، عریانی و غاشی، پاکیزہ رشتہوں کے تقدس کی پامالی اور ملوکیت و آمریت کو اسلام کا البابہ اوڑھا کر دنیا میں رانج کرنے کی ابلیسی و یزیدی سازشوں کے سامنے جھکنے کی بجائے دین کی آبرور کھنے اور انسانیت کو عز و شرف سے ہمکنار کرنے کیلئے نانا کے مدینہ سے رخت سفر باندھا۔ اپنے ہمراہ اولاد، عزیز واقارب حتیٰ کہ مخدرات عصمت و طہارت کو بھی ساتھ لیا، اپنے جد بزرگوار رسول خدا کے مزار پر حاضری دی، پھر اپنے والدہ گرامی اور بھائی امام حسن مجتبیؑ سے رخصت ہوتے ہوئے مکہ معظمہ کی طرف چل پڑے۔ تعلیم و تزکیہ و ہدایت و ارشاد کیسا تھا مکہ کے دوران سفر حضرت خدیجؓ اور حضرت ابوطالبؓ کی قبور کی بھی زیارت فرمائی۔

83والجھ 60 ہجری احرام حج توڑ کر کمہ سے عراق کی طرف رخ کیا۔ سفر کی منازل طے کرتے ہوئے 2 محرم کو وارد کر بلہ ہوئے۔ 7 محرم کو پانی بند ہوا، 9 محرم وہ قیامت خیز دن تھا جب لشکر حسینؑ کو چاروں طرف سے گھیر لیا گیا

شب عاشور نواسہ رسول نے عبادت الہی، تسبیح و تحلیل، اصحاب باوفا اور اپنے عزیز واقارب کی ساتھ گزاری۔

10 محرم عاشور کا سورج شہادت حسینؑ کی دردناک داستان لیے طلوع ہوا۔

نواسہ رسول حضرت امام حسین علیہ السلام کی لازوال و بے مثال قربانی راہ خدا میں سر کٹا کر اپنے خون میں نہانے والے ان سرفوشوں کی عظیم یادگار ہے جسے باقی رکھنا وعدہ خداوندی ہے۔ ہر سال نئی شان و شوکت آن بان سے پوری دنیا میں مسلمانان عالم عزاداران امام مظلوم کر بلامناتے ہیں اور بارگاہ رسالت مآب، بارگاہ مرتضوی اور بارگاہ حضرت بتولؓ میں انکے مظلوم بیٹے کا پرسہ، تعزیت و تسلیت پیش کرتے ہیں۔

کربلا ظالم کیخلاف مظلوم کی ایک مسلسل پکار ہے جو نہ صرف امت مسلمہ بلکہ پوری انسانیت کیلئے تاقیامت مشعل راہ ہے۔ یہ تاریخ انسانی کی وہ لازوال یادگار ہے جو مذہب و مکتب کی قید سے بالاتر تمام طبقات انسانی کیلئے مینارہ نور کی حیثیت رکھتی ہے۔

عالم اسلام بالخصوص دنیائے انسانیت بالعموم جبرا و استبداد اور ظالم و ہشتنگر دی کے جس گرداب کے حصاء میں ہے اس سے نجات کا صرف ایک ہی راستہ ہے کہ ہم نواسہ رسولؓ کی راہ کا انتخاب کریں اور ظالم و جابر سے ٹکرانے کی ہمت و حوصلہ پیدا کریں۔ کربلا والوں کی سیرت کو مشعل راہ بنائیں کہ یہ درس کربلا ہے خوف بس خدا کا ہے۔

افراتفری کے اس نازک دور میں ہر مسلمان اور ہر عزادار کو چاہیئے کہ وہ امام حسین علیہ السلام کے کردار کی عملی جھلک پیدا کرے اور ہر محبت دین وطن کو عزم حسینی کا پیکر بن کروطن عزیز کو اتحاد و اتفاق و تجھیت کا گھوارہ بنانے کیلئے امن و شمن قوتوں کیخلاف سیسی سپلائی ہوئی دیوار بن کر 8 ربیع الاول تک ایام عزادار کے دوران مظلوم کر بلاؤ کا غم منا کر انکی عدیم الظیر قربانیوں اور کل رنگ شہادتوں کو خراج عقیدت پیش کر کے ابلیسی ویزیدی قوتوں کو ناکام کریں۔

وہ اور کشتیاں ہوئی ڈبودیا جن کو

ہماری راہ میں آنا کبھی بھنور بن کر

والسلام

خاکپائے عزاداران

علامہ آغا سید حسین مقدسی

سربراہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان